اوّل ایڈیشن: جُمادی الثانیہ 1442ھ / جنوری 2021

چھینکنے کے احکام وآداب پر مشتمل ایک عام فہم رسالہ

چھینکنے کے احکام وآداب

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

زیرِ نظر رسالہ ’’سلسلہ اصلاحِ اَغلاط‘‘ کے تحت تحریر کیے جانے والے چھینکنے کے احکام وآداب کا مجموعہ ہے۔ حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرماکر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
جُمادی الثانیہ 1442ھ/ جنوری 2021
03362579499

تفصیلی فہرست

- چھینک کا آنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔
- چھینک آنے کے فوائد۔
- چھینک آنے کے وقت ایک اہم سنت۔
- چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنا سنت ہے۔
- چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنے کی حکمت۔
- چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنے سے متعلق چند اہم مسائل۔
- چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہنے میں اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ نہ کیجیے!
- چھینک کا جواب دینے کا حکم۔
- چھینک کا جواب دینا مسلمان کا حق ہے۔
- چھینکنے والے کو جواب دینے کا طریقہ۔
- چھینک کا جواب دینے کی حکمت اور فائدہ۔
- چھینکنے والے کو جواب دینے سے متعلق چند اہم مسائل۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت آدم علیہ السلام کی چھینک کا جواب۔

چھینک کا آنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے:

کسی بیماری کے بغیر عام حالات میں چھینک کا آنا ایک اچھی حالت اور کیفیت ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہے، چنانچہ سنن الترمذی کی روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔'' پھر فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے، جبکہ جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔''

٢٧٤٦- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «العُطَاسُ مِنَ اللهِ، وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ، وَإِذَا قَالَ: آهْ آهْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ، وَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ العُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ: آهْ آهْ إِذَا تَثَاءَبَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ». هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

چھینک آنے کے فوائد:

چھینک آنے کے متعدد فوائد ہیں، جیسے:

1۔ چھینک آنے کی وجہ سے انسان کے دماغ اور جسم میں ایک راحت، تازگی اور اطمینان کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

2۔ چھینک آنے کے بعد دماغ اور جسم ہلکا پن محسوس کرتا ہے۔

3۔ چھینک آنے کی وجہ سے طبیعت سے سستی اور بوجھل پن دور ہو کر ایک نشاط اور چستی پیدا ہو جاتی ہے جو کہ عبادات کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے۔

4۔ چھینک آنے کے بعد کی دعائیں اور اذکار پڑھنے کی صورت میں متعدد سنتوں پر عمل ہو جاتا ہے۔

- فيض القدير:

١٨٧١- (إن الله تعالى يحب العطاس) أي سببه الذي لا ينشأ عن زكام؛ لأنه المأمور فيه

بالتحميد والتشميت، ويحتمل التعميم كما في «الفتح»، وهو يفتح المسام ويخفف الدماغ؛ إذ به تندفع الأبخرة المحتبسة فيه ويخفف الغذاء، وهو أمر مندوب إليه؛ لأنه يعين صاحبه على العبادة ويسهل عليه الطاعة، ومن ثم عده الشارع نعمة يحمد عليها كما سبق.

٥٦٩٣- (العطاس) بضم العين (من الله، والتثاؤب) بفتح التاء لغلبة الأبخرة، والهمزة بعد الألف هو الصواب، والواو غلط (من الشيطان)؛ لأن العطاس ينشأ عنه العبادة فلذلك أضافه إلى الله، والتثاؤب إنما ينشأ من ثقل النفس وإمتلائها المتسبب عن نيل الشهوات الذي يأمر به الشيطان فيورث الغفلة والكسل ..... (وإن الله عز وجل يحب العطاس) قال ابن حجر: أي الذي لا ينشأ عن زكام؛ لأنه المأمور بالتحميد والتشميت له، ويحتمل التعميم في نوعي العطاس، والتفصيل في التشميت المذكور في قوله: (ويكره التثاؤب)؛ لأن العطاس يورث خفة الدماغ ويروحه ويزيل كدر النفس وينشأ عنه سعة المنافذ وذلك محبوب إلى الله، فإذا اتسعت ضاقت على الشيطان، وإذا ضاقت بالأخلاط والطعام اتسعت للشيطان وكسر منه التثاؤب فأضيف للشيطان مجازا، فأمر العاطس بالحمد على ما منح من الخفة.

- شرح الطيبي على مشكاة المصابيح المسمى بـ (الكاشف عن حقائق السنن):

قوله: (وأما التثاؤب فإنما هو من الشيطان) هذا القيد يؤذن بأن العطاس من الله تعالى وهو نعمة سنية؛ لأنها المؤدية إلى الطاعات، فتستدعي الحمد عليها وعلى من سمع إرشاده إلى ما يزلفه إلى رحمة الله تعالى من الطاعات. وعليه أن يكافئه بالدعاء بالهداية وإصلاح شأنه وحاله بالتوفيق في أمور الدين والدنيا. (باب العطس والتثاؤب)

چھینک آنے کے وقت ایک اہم سنت:

جب کسی شخص کو چھینک آنے لگے تو اس وقت سنت اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ وہ چہرے پر ہاتھ یا کوئی کپڑا وغیرہ رکھ لے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو جب چھینک آتی تو اپنا چہرہ ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور اس کے ذریعے سے آواز کو پست کرتے۔

- سنن الترمذی:

٢٧٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مذکورہ سنت اور ادب پر عمل کرتے ہوئے جب چھینک آنے کے وقت ہاتھ یا کسی کپڑے وغیرہ کے ذریعے چہرہ ڈھانپ لیا جائے اور اسی کے ساتھ ساتھ چہرہ نیچے کر لیا جائے تو اس کی وجہ سے متعدد فوائد حاصل ہوں گے، جیسے:

1۔ چھینک کی آواز حتی الامکان پست ہو جائے گی جس کی وجہ سے ناگوار آواز پیدا نہ ہو سکے گی۔

2۔ چھینک کے ساتھ منہ اور ناک سے خارج ہونے والی رطوبت پوشیدہ رہے گی اور ادھر اُدھر کسی نامناسب مقام پر نہ لگے گی۔

3۔ حاضرینِ مجلس کی رعایت ہو سکے گی اور انھیں ناگوار اور ناخوش گوار محسوس نہ ہوگا اور نہ ہی انھیں کسی بھی قسم کی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔

4۔ جو حضرات آرام کر رہے ہوں گے تو ان کے آرام میں بھی خلل نہیں آئے گا۔

- عمدة القاري شرح صحيح البخاري:

وقالوا: ومن آداب العاطس: أن يخفض بالعطسة صوته، وأن يزوجه بالحمد، وأن يغطي وجهه؛ لئلا يبدو من فيه أو أنفه ما يؤذي جليسه، ولا يلوى عنقه يمينا ولا شمالا؛ لئلا يتضرر بذلك، وأخرج أبو داود والترمذي بسند جيد عن أبي هريرة قال: كان النبي ﷺ إذا عطس وضع يده على فمه وخفض صوته. (باب ما يستحب من العطاس وما يكره من التثاؤب)

- فتح الباري شرح صحيح البخاري:

ومن آداب العاطس: أن يخفض بالعطس صوته، ويرفعه بالحمد، وأن يغطي وجهه؛ لئلا يبدو

من فيه أو أنفه ما يؤذي جليسه، ولا يلوي عنقه يمينا ولا شمالا؛ لئلا يتضرر بذلك. قال ابن العربي: الحكمة في خفض الصوت بالعطاس أن في رفعه إزعاجا للأعضاء، وفي تغطية الوجه أنه لو بدر منه شيء آذى جليسه، ولو لوى عنقه؛ صيانة لجليسه لم يأمن من الالتواء وقد شاهدنا من وقع له ذلك، وقد أخرج أبو داود والترمذي بسند جيد عن أبي هريرة قال: كان النبي ﷺ إذا عطس وضع يده على فيه وخفض صوته. وله شاهد من حديث بن عمر بنحوه عند الطبراني. (قوله: باب الحمد للعاطس)

- فيض القدير:

٦٧٤٨- (كان إذا عطس وضع يده أو ثوبه على فيه وخفض) وفي رواية: غض (بها صوته) أي لم يرفعه بصيحة كما يفعله العامة، وفي رواية لأبي نعيم: خمر وجهه وفاه، وفي أخرى: كان إذا عطس غطى وجهه بيده أو ثوبه إلخ. قال التوربشتي: هذا نوع من الأدب بين يدي الجلساء؛ فإن العطاس يكره الناس سماعه ويراه الراؤون من فضلات الدماغ.

(د ت) وقال: حسن صحيح (ك) في الأدب (عن أبي هريرة) قال الحاكم: صحيح، وأقره الذهبي.

چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنا سنت ہے:

جب کسی شخص کو چھینک آئے تو اس کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے۔“

- صحیح بخاری:

٦٢٢٤- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

البتہ اگر کوئی شخص چھینکنے کے بعد "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" کہہ دے یا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کہہ دے تب بھی درست ہے، جیسا کہ احادیث سے یہ الفاظ بھی ثابت ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

- سنن ابی داود:

٥٠٣٥- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، وَيَقُولُ هُوَ: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ».

- مسند احمد:

٩٧٢: حَدَّثَنَا عَبْد اللهِ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلْيَقُلْ مَنْ حَوْلَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ».

چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنے کی حکمت:

چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنے کی متعدد حکمتیں بیان کی جاسکتی ہیں، جن میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ چھینک کا آنا ایک انسانی جسم کے لیے بہت مفید ہے، اس کے متعدد فوائد ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اہم نعمت ہے جس کی تفصیل ماقبل میں ذکر ہوچکی ہے۔ ان باتوں کے پیشِ نظر چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مفید نعمت عطا فرمائی۔

- فيض القدير:

١٨٧١- (إن الله تعالى يحب العطاس) أي سببه الذي لا ينشأ عن زكام؛ لأنه المأمور فيه بالتحميد والتشميت، ويحتمل التعميم كما في «الفتح»، وهو يفتح المسام ويخفف الدماغ؛ إذ

به تندفع الأبخرة المحتبسة فيه ويخفف الغذاء، وهو أمر مندوب إليه؛ لأنه يعين صاحبه على العبادة ويسهل عليه الطاعة، ومن ثم عده الشارع نعمة يحمد عليها كما سبق.

- رد المحتار على الدر المختار:

وَإِنَّمَا يَسْتَحِقُّ الْعَاطِسُ التَّشْمِيتَ إذَا حَمِدَ اللهَ تَعَالَى، وَأَمَّا إذَا لَمْ يَحْمَدْ لَا يَسْتَحِقُّ الدُّعَاءَ؛ لِأَنَّ الْعُطَاسَ نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى، فَمَنْ لَمْ يَحْمَدْ بَعْدَ عُطَاسِهِ لَمْ يَشْكُرْ نِعْمَةَ اللهِ تَعَالَى، وَكُفْرَانُ النِّعْمَةِ لَا يَسْتَحِقُّ الدُّعَاءَ، وَالْمَأْمُورُ بِهِ بَعْدَ الْعُطَاسِ أَنْ يَقُولَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، أَوْ يَقُولَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَقِيلَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. (كتاب الحظر والإباحة: فصل في البيع)

چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنے سے متعلق چند اہم مسائل:

ذیل میں چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہنے سے متعلق چند اہم مسائل ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ اس کے مختلف پہلو واضح ہو سکیں اور اس سنت پر ٹھیک طرح سے عمل کیا جاسکے:

مسئلہ 1: چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنا سنت ہے، البتہ اگر قریب میں لوگ اپنے دینی یا دنیوی کام کاج میں مشغول ہوں تو ایسی صورت میں چھینکنے کے بعد الحمد للہ بلند آواز سے نہیں کہنا چاہیے، کیوں کہ ایسی صورت میں ان کو جواب دینے کی زحمت دینا ان کے کاموں میں خلل ڈالنے کا باعث ہے جو کہ نامناسب ہے۔ اسی طرح اگر قریب میں کوئی شخص آرام کر رہا ہو یا کسی عبادت میں مشغول ہو تو ایسی صورت میں بھی بلند آواز سے الحمد للہ کہنا درست نہیں، کیوں اس کی وجہ سے اس کے آرام اور عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے جو کہ نامناسب اور ممنوع کام ہے۔ اس پہلو کی بڑی ہی رعایت کرنی چاہیے، کیوں کہ بہت سے لوگ اس غلطی میں مبتلا ہیں۔

ذیل میں اسی کی مزید وضاحت کے لیے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے دو ملفوظات ذکر کیے جاتے ہیں:

1۔ ”ایک صاحب نے چھینک کر زور سے الحمد اللہ کہا، حضرت خطوط لکھ رہے تھے، ”يَرْحَمُكَ اللهُ“ کہہ کر پھر فرمایا کہ بھلے مانس چپکے ہی سے کہہ لیا ہوتا، اب سب کام چھوڑ چھاڑ کر آپ کی چھینک کا حق ادا کریں۔ پھر فرمایا

کہ ایسے موقعہ پر جب کہ دوسرے لوگ کام میں مشغول ہوں چھینکنے کے بعد الحمد للہ آہستہ سے کہنا چاہیے، میں ہمیشہ آہستہ سے کہتا ہوں کہ دوسروں پر خواہ مخواہ جواب واجب نہ ہو۔اسی طرح حضرت سجدہ کی آیت کو آہستہ سے تلاوت فرماتے ہیں۔ایک بار فرمایا کہ جب مجلس جمی ہوئی ہو اور گفتگو ہو رہی ہو تو سلام نہیں کرنا چاہیے، نہ مصافحہ کرنا چاہیے۔ بعضے لوگ بیچ میں السلام علیکم کہہ کر لٹھ سا مار دیتے ہیں، اور پھر ایک طرف سے مصافحہ کرنا شروع کر دیتے ہیں جس سے گفتگو کا سارا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور تمام مجمع پریشان ہو جاتا ہے، یہ آدابِ مجلس کے خلاف ہے، اس سے دوسروں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ فرمایا کہ کام کی مشغولی میں گو سلام کا، چھینک کا جواب دینا واجب نہیں لیکن پھر بھی جواب نہ دینا بُرا معلوم ہوتا ہے کیوں کہ اگر جواب نہ دیا جائے تو دل شکنی ہوتی ہے اور اگر کچھ دیر کے بعد دیا جائے تو اتنی دیر تک تو دل شکنی ہوئی۔ عرض کیا گیا کہ کیا ہر قسم کی مشغولی میں سلام کا جواب واجب نہیں؟ فرمایا کہ دین کی مشغولی میں تو واجب ہے ہی نہیں۔ پھر فرمایا کہ میں جلسہ دیوبند میں مصلے پر نماز پڑھانے کے لیے پہنچ گیا تھا، ایک صاحب تیسری صف میں سے نکل کر آئے اور میرے ہاتھ پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچا اور مصافحہ کیا، لوگ ایسی بے تمیزیاں کرتے ہیں، رسوم نے عقلیں مسخ کر دیں۔"

(ملفوظاتِ حکیم الامت ملفوظ نمبر 17،494/ 108، 109، آداب مجلس)

2۔ "مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو سننے والوں پر مثل سلام کے "یَرْحَمُكَ اللہُ" کہہ کہ اس کا جواب دینا واجب ہے۔اس لیے اس میں کلام ہے کہ چھینکنے والے کو الحمد للہ باآواز بلند کہنا بہتر ہے تاکہ لوگ "یَرْحَمُكَ اللہُ" کہہ کر جواب دیں تو ان کو بھی ثواب ملے، اس کے لیے بھی دعا ہو۔ علامہ شامی رحمہ اللہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس جگہ لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور یہ خطرہ ہو کہ ہم نے باآواز بلند الحمد للہ کہا تو ان کو جواب دینے میں تکلیف ہو گی، ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ بلند آواز سے الحمد للہ نہ کہے۔" (ملفوظاتِ حکیم الامت: 24/ 231)

مسئلہ 2: نماز میں چھینک آئے تو الحمد للہ نہیں کہنا چاہیے، بلکہ نماز ہی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے، البتہ اگر کسی نے نماز ہی میں الحمد للہ کہہ دیا تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ واضح رہے کہ بعض اہلِ علم کا کہنا یہ ہے کہ

ایسی صورت میں نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد الحمد للہ کہہ دینا بہتر ہے۔

مسئلہ 3: بیت الخلا میں یا ایسے غسل خانے میں جو بیت الخلا ہی کے ساتھ متصل یعنی اٹیچ ہو یا برہنہ ہونے کی حالت میں چھینک آئے تو ایسی صورت میں زبان سے الحمد للہ نہیں کہنا چاہیے، بلکہ دل ہی دل میں الحمد للہ کہنا چاہیے۔

مسئلہ 4: جمعہ یا عیدین کے خطبے کے دوران کسی کو چھینک آئے تو ایسی صورت میں زبان سے الحمد للہ نہیں کہنا چاہیے، بلکہ خطبے ہی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔

- الفتاوى الهندية:

فَإِنْ عَطَسَ يَحْمَدِ اللهَ بِقَلْبِهِ، وَلَا يُحَرِّكُ لِسَانَهُ.

(الْبَابُ السَّابِعُ فِي النَّجَاسَةِ وَأَحْكَامِهَا: الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي الِاسْتِنْجَاءِ)

- الفتاوى الهندية:

وَلَوْ عَطَسَ فقال له الْمُصَلِّي: الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا تَفْسُدُ؛ لِأَنَّهُ ليس بِجَوَابٍ، وَإِنْ أَرَادَ بِهِ جَوَابَهُ أو اسْتِفْهَامَهُ فَالصَّحِيحُ أنها تَفْسُدُ، هَكَذَا في «التُّمُرْتَاشِيِّ». وَلَوْ قال الْعَاطِسُ لَا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ، وَيَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ في نَفْسِهِ، وَالْأَحْسَنُ هو السُّكُوتُ، كَذَا في «الْخُلَاصَةِ». فَإِنْ لم يَحْمَدْ فَهَلْ يَحْمَدُ إذَا فَرَغَ؟ فَالصَّحِيحُ أَنَّهُ يَحْمَدُ.

(الْبَابُ السَّابِعُ فِيمَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وما يُكْرَهُ فيها وَفِيهِ فَصْلَانِ: الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِيمَا يُفْسِدُهَا)

- الفتاوى الهندية:

إذَا عَطَسَ الرَّجُلُ خَارِجَ الصَّلَاةِ فَيَنْبَغِي أَنْ يَحْمَدَ اللهَ تَعَالَى فَيَقُولَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أو يَقُولَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ على كل حَالٍ، وَلَا يَقُولَ غير ذلك. (الْبَابُ السَّابِعُ في السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ)

چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہنے میں اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ نہ کیجیے!

چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنے میں اپنی طرف سے خود ساختہ اضافہ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جو الفاظ روایات سے ثابت ہیں انھی کو ادا کرنا چاہیے، چنانچہ سنن الترمذی میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں بھی کہتا ہوں کہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، لیکن اس طرح ہمیں حضور اقدس ﷺ نے نہیں سکھایا بلکہ ہمیں یوں سکھایا ہے کہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

٢٧٣٨- عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ». (بَابُ مَا يَقُولُ العَاطِسُ إِذَا عَطَسَ)

غور کیجیے کہ چھینکنے والے شخص نے چھینک کے بعد الحمد للہ تو کہا لیکن ساتھ میں حضور اقدس ﷺ پر سلام بھی بھیج دیا، حالاں کہ سب جانتے ہیں کہ چھینک کے بعد کی دعا میں الحمد للہ کے بعد درود وسلام پڑھنا سنت سے ثابت نہیں، اس پر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے عاشقِ سنت صحابی نے فوراً تنبیہ فرمائی کہ میں بھی اس کا قائل ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بھی ہونی چاہیے اور حضور اقدس ﷺ پر درود وسلام بھی پڑھنا چاہیے یعنی کہ درود وسلام کی اہمیت وفضیلت کا میں بھی قائل ہوں لیکن یہ اس کا موقع نہیں، اس لیے چھینک کے بعد درود وسلام پڑھنا درست نہیں کیوں کہ ہمیں حضور اقدس ﷺ نے چھینک کے بعد الحمد للہ ہی سکھایا ہے جس میں درود وسلام کا ذکر نہیں۔

اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ چھینک کے بعد کی دعا میں الحمد للہ کے بعد درود وسلام سنت سے ثابت نہ تھا اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے پسند نہیں فرمایا اور تنبیہ فرمائی، گویا کہ درود شریف پڑھنا بہت بڑا عمل ہے لیکن اس کے لیے ایسا موقع اور طریقہ ایجاد کرنا جو سنت اور صحابہ سے ثابت نہ ہو اسے بدعت ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ :

1۔ چھینک آنے کے بعد الحمدللہ کہنے میں اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جو الفاظ ثابت ہیں انھی کی پیروی کرنی چاہیے۔

2۔درود وسلام پڑھنا بڑی ہی فضیلت کی بات ہے لیکن چھینکنے کے بعد الحمدللہ کہنے کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا،اس لیے اس سے منع ہی کیا جائے گا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا۔

3۔اسی طرح اذان سے پہلے درود وسلام پڑھنے کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا،اس لیے اس کو بدعت ہی کہا جائے گا اور اس سے منع ہی کیا جائے گا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے معلوم ہوا۔

چھینک کا جواب دینے کا حکم

جب کسی مسلمان کو چھینک آئے تو اس کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ الحمدللہ کہے، جب دوسرا شخص اس چھینکنے والے کے الحمدللہ کو سُنے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا جواب دے، یہ بہت ہی اہم عمل ہے جس سے بہت سے لوگ غافل ہیں، بلکہ انھیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ چھینکنے والے کے الحمدللہ کہنے کے جواب میں کیا کہنا چاہیے۔ ذیل میں اسی سے متعلق بنیادی احکام ذکر کیے جاتے ہیں۔

چھینک کا جواب دینا مسلمان کا حق ہے:

متعدد احادیث کی روشنی میں ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر ایک حق یہ بھی ہے کہ جب کسی مسلمان کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو اس کے جواب میں ”یَرْحَمُكَ اللهُ (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے)“ کہا جائے، جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث ہے:

١٢٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ».

اس حدیث سے مذکورہ بات کی اہمیت بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھینکنے والے کو جواب دینا واجب قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَاجِبٌ إِنْ حَمِدَ الْعَاطِسُ فَيُشَمِّتُهُ إِلَى ثَلَاثِ مَرَّاتٍ وَبَعْدَ ذلك هو مُخَيَّرٌ، كَذَا فِي «السِّرَاجِيَّةِ». (كتاب الكراهية: الْبَابُ السَّابِعُ فِي السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ)

چھینکنے والے کو جواب دینے کا طریقہ:

جب کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو سننے والے کو چاہیے کہ وہ جواب میں ”یَرْحَمُكَ اللهُ

(اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے)" کہے، پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں "يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اور آپ کی حالت درست فرمائے)" کہے۔

جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ "الحمد للہ" کہے، اور اس (کے جواب میں اس) کا بھائی "يَرْحَمُكَ اللهُ" کہے، پھر اس کے جواب میں چھینکنے والا "يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" کہے۔"

- صحیح بخاری:

٦٢٢٤- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

اس حدیث میں چھینک آنے کے بعد کی دعائیں اور اذکار ترتیب سے بیان ہوئے ہیں، ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ انھیں سیکھے اور انھی کے مطابق عمل کرے۔

فائدہ:

ما قبل میں یہ بات ذکر ہو چکی ہے کہ جب کوئی شخص چھینکنے والے سے الحمد للہ سنے تو وہ اس کے جواب میں "يَرْحَمُكَ اللهُ" کہے، پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں "يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اور آپ کی حالت درست فرمائے)" کہے۔ البتہ بعض روایات سے ان کے علاوہ یہ الفاظ بھی ثابت ہیں: "يَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ" کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور میری مغفرت فرمادے۔

- الآحاد والمثاني:

١٣٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ زَيْرَكٍ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلْ مَنْ سَمِعَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، وَيَقُولُ هُوَ: يَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ».

- مُصنف ابن أبي شيبة:

٢٦٥٢٠- حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلهِ، وَلْيَقُلْ مَنْ عَندَهُ: يَرْحَمُك اللهُ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ.

٢٦٥٢١- حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ أَصحَاب عَبد الله إِذَا عَطَسَ الرَجُل فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلهِ قَالُوا: يَرْحَمُنَا اللهُ وَإِيَّاك، وَيَقُول هُو: يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ.

٢٦٥٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَن نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا شَمَّتَ الْعَاطِسَ قَالَ: يَرْحَمُنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ، فَإِذَا عَطَسَ هُوَ فَشُمِّتَ قَالَ: يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُم وَيَرْحَمُنَا وَإِيَّاكُمْ.

٢٦٥٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا عَطَسَ فَشُمِّتَ قَالَ: يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ.

٢٦٥٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ إِذَا شَمَّتُوا الْعَاطِسَ قَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ.

اس سے معلوم ہوا کہ اگر چھینکنے والا "يَرْحَمُكَ اللهُ" کے جواب میں "يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" کی بجائے "يَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ" کہہ دے تب بھی سنت پر عمل ہو جائے گا۔

- **فتاویٰ ہندیہ:**

إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ خَارِجَ الصَّلَاةِ فَيَنْبَغِي أَنْ يَحْمَدَ اللهَ تَعَالَى فَيَقُولَ: الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أو يَقُولَ: الْحَمْدُ لِلهِ على كل حَالٍ، وَلَا يَقُولَ غير ذلك، وَيَنْبَغِي لِمَنْ حَضَرَهُ أَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللهُ، وَيَقُولَ له الْعَاطِسُ: يَغْفِرُ اللهُ لنا وَلَكُمْ، أو يَقُولَ: يَهْدِيكُمْ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ، وَلَا يَقُولَ غير ذلك، كَذَا في «الْمُحِيطِ». (كتاب الكراهية: الْبَابُ السَّابِعُ في السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ)

چھینک کا جواب دینے کی حکمت اور فائدہ:

کسی شخص کو چھینک آنے کے بعد اس کے الحمد للہ کہنے کے جواب میں ’’يَرْحَمُكَ اللهُ‘‘ کہنے کی متعدد حکمتیں بیان کی جاسکتی ہیں، جن میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف ایک نعمت ہے، جب چھینکنے والے نے اس نعمت پر الحمد للہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا تو ایسی صورت میں وہ اس بات کا مستحق ٹھہرتا ہے کہ اسے ’’يَرْحَمُكَ اللهُ‘‘ کہہ کر رحمت کی دعا دی جائے۔

اسی طرح اس کے متعدد فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے باہمی الفت اور محبت پیدا ہوتی ہے اور باہمی احساس کا جذبہ جنم لیتا ہے۔

- رد المحتار على الدر المختار:

وَإِنَّمَا يَسْتَحِقُّ الْعَاطِسُ التَّشْمِيتَ إذَا حَمِدَ اللهَ تَعَالَى، وَأَمَّا إذَا لَمْ يَحْمَدْ لَا يَسْتَحِقُّ الدُّعَاءَ؛ لِأَنَّ الْعُطَاسَ نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى، فَمَنْ لَمْ يَحْمَدْ بَعْدَ عُطَاسِهِ لَمْ يَشْكُرْ نِعْمَةَ اللهِ تَعَالَى، وَكُفْرَانُ النِّعْمَةِ لَا يَسْتَحِقُّ الدُّعَاءَ. (كتاب الحظر والإباحة: فصل في البيع)

چھینکنے والے کو جواب دینے سے متعلق چند اہم مسائل:

ذیل میں چھینکنے والے کو جواب دینے سے متعلق چند اہم مسائل ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ اس کے مختلف پہلو واضح ہوسکیں اور اس شرعی حکم پر ٹھیک طرح سے عمل کیا جاسکے:

مسئلہ 1: چھینکنے والا جب الحمد للہ کہے تو اس کو سننے والے کے ذمّے واجب ہے کہ وہ جواب میں ’’يَرْحَمُكَ اللهُ‘‘ کہے، البتہ ’’يَرْحَمُكَ اللهُ ‘‘اُس وقت کہنا چاہیے کہ جب چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو، ورنہ تو یہ کہنا واجب نہیں، بلکہ جو شخص چھینک کی نعمت کے بعد الحمد للہ کہہ کر شکر ادا نہ کرے تو وہ جواب میں رحمت کی دعا کا حق دار بھی نہیں۔ چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے ایسے شخص کو ’’يَرْحَمُكَ اللهُ‘‘ نہیں فرمایا جس نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ نہیں کہا، جیسا کہ سنن ابی داود کی حدیث سے واضح ہے:

٥٠٤١- عَنْ أَنَسٍ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الآخَرَ. قَالَ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَجُلَانِ عَطَسَا فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا -قَالَ أَحْمَدُ: أَوْ فَشَمَّتَّ أَحَدَهُمَا- وَتَرَكْتَ الآخَرَ. فَقَالَ: «إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ».

البتہ ایسی صورت میں اگر چھینکنے والے کو الحمدللہ کہنے کی یاد دہانی کرادی جائے اور وہ الحمدللہ کہہ دے تو اس کے جواب میں ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہہ دینا چاہیے۔

مسئلہ 2: اگر کسی شخص کو ایک سے زائد بار چھینک آئے تو وہ ہر مرتبہ چھینکنے کے بعد الحمدللہ کہے، اور سننے والا اس کے جواب میں ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہے، البتہ تین مرتبہ کے بعد بھی اگر چھینک آئے تو اس صورت میں جواب دینے میں اختیار ہے کہ اگر کوئی جواب دینا چاہے تو اچھی بات ہے، لیکن اگر کوئی جواب نہ دینا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ مذکورہ صورت میں اگر کوئی شخص آخر میں صرف ایک ہی بار ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہہ کر جواب دے دے تو یہ بھی کافی ہے۔

مسئلہ 3: اگر کوئی شخص کسی محفل میں چھینک آنے کے بعد الحمدللہ کہے تو اس کے جواب میں اگر کوئی ایک شخص بھی ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہہ دے تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا، البتہ ہر ایک شخص کا الگ الگ جواب دینا افضل ہے۔

مسئلہ 4: اگر کوئی غیر مسلم چھینکنے کے بعد الحمدللہ کہے تو اس کے جواب میں ''یَهْدِیْكَ اللّٰهُ'' کہہ دینا بہتر ہے۔

مسئلہ 5: کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ بھی کہے اور دوسرا شخص نماز میں اس کو سن لے تو اس نماز پڑھنے والے کے لیے نماز میں اس کا جواب دینا جائز نہیں، اگر نمازی نے نماز ہی میں ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہہ کر جواب دے دیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ 6: اگر کوئی شخص بیت الخلا میں یا ایسے غسل خانے میں جو بیت الخلا ہی کے ساتھ متصل یعنی اٹیچ ہو یا برہنہ ہونے کی حالت میں چھینکنے والے کا الحمدللہ سنے تو ایسی صورت میں اس کے جواب میں زبان سے

"یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہنادرست نہیں۔

مسئلہ 7: جمعہ یا عیدین کے خطبے کے دوران کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ بھی کہہ دے حالاں کہ یہ جائز نہیں تھا تو ایسی صورت میں اس کو زبان سے جواب دینا جائز نہیں، بلکہ خطبے ہی کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔

- فتاویٰ ہندیہ:

تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَاجِبٌ إِنْ حَمِدَ الْعَاطِسُ فَيُشَمِّتُهُ إِلَى ثَلَاثِ مَرَّاتٍ وَبَعْدَ ذلك هو مُخَيَّرٌ، كَذَا في «السِّرَاجِيَّةِ»، وَيَنْبَغِي لِمَنْ يَحْضُرُ الْعَاطِسَ أَنْ يُشَمِّتَ الْعَاطِسَ إذَا تَكَرَّرَ عُطَاسُهُ في مَجْلِسٍ إلَى ثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَإِنْ عَطَسَ أَكْثَرَ من ثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَالْعَاطِسُ يَحْمَدُ اللهَ تَعَالَى في كل مَرَّةٍ، فَمَنْ كان بِحَضْرَتِهِ إنْ شَمَّتَهُ في كل مَرَّةٍ فَحَسَنٌ، وَإِنْ لم يُشَمِّتْ بَعْدَ الثَّلَاثِ فَحَسَنٌ أَيْضًا، كَذَا في «فَتَاوَى قَاضِي خَانْ»، وَعَنْ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى: إنَّ من عَطَسَ مِرَارًا يُشَمَّتُ في كل مَرَّةٍ، فَإِنْ أَخَّرَ كَفَاهُ مَرَّةٌ وَاحِدَةٌ، كَذَا في «التَّتَارْخَانِيَّة». إذَا عَطَسَ الرَّجُلُ خَارِجَ الصَّلَاةِ فَيَنْبَغِي أَنْ يَحْمَدَ اللهَ تَعَالَى فَيَقُولَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أو يَقُولَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ على كل حَالٍ، وَلَا يَقُول غير ذلك، وَيَنْبَغِي لِمَنْ حَضَرَهُ أَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللهُ، وَيَقُولَ له الْعَاطِسُ: يَغْفِرُ اللهُ لنا وَلَكُمْ، أو يَقُولَ: يَهْدِيكُمْ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ، وَلَا يَقُولَ غير ذلك، كَذَا في «الْمُحِيطِ» ...... وَلَوْ عَطَسَ الْمُصَلِّي فقال رَجُلٌ: يَرْحَمُكَ اللهُ ثُمَّ قال الْمُصَلِّي: غَفَرَ اللهُ لي وَلَكَ كان جَوَابًا تَفْسُدُ صَلَاتُهُ، كَذَا في «فَتَاوَى قَاضِي خَانْ»، وَاللهُ أَعْلَمُ.

(كتاب الكراهية: الْبَابُ السَّابِعُ في السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ)

- ردالمحتار علی الدرالمختار:

(قَوْلُهُ: وَرَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ عَلَى الْفَوْرِ) ظَاهِرُهُ أَنَّهُ إذَا أَخَّرَهُ لِغَيْرِ عُذْرٍ كُرِهَ تَحْرِيمًا، وَلَا يَرْتَفِعُ الْإِثْمُ بِالرَّدِّ بَلْ بِالتَّوْبَةِ، ط. وَفِي «تَبْيِينِ الْمَحَارِمِ»: تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ عِنْدَ الْأَكْثَرِينَ، وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ: سُنَّةٌ، وَعِنْدَ بَعْضِ الظَّاهِرِيَّةِ: فَرْضُ عَيْنٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَاطِسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. التَّشْمِيتُ بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ أَوْ بِالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ: هُوَ الدُّعَاءُ بِالْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَإِنَّمَا يَسْتَحِقُّ الْعَاطِسُ التَّشْمِيتَ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى، وَأَمَّا إِذَا لَمْ يَحْمَدْ لَا يَسْتَحِقُّ الدُّعَاءَ؛ لِأَنَّ الْعُطَاسَ نِعْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى، فَمَنْ لَمْ يَحْمَدْ بَعْدَ عُطَاسِهِ لَمْ يَشْكُرْ نِعْمَةَ اللّٰهِ تَعَالَى، وَكُفْرَانُ النِّعْمَةِ لَا يَسْتَحِقُّ الدُّعَاءَ. وَالْمَأْمُورُ بِهِ بَعْدَ الْعُطَاسِ أَنْ يَقُولَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، أَوْ يَقُولَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَقِيلَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. وَاخْتَلَفُوا فِي مَاذَا يَقُولُ الْمُشَمِّتُ فَقِيلَ: يَقُولُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَقِيلَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالَى، وَيَقُولُ لِلْمُشَمِّتِ: يَهْدِيكَ اللّٰهُ، وَإِنْ كَانَ الْعَاطِسُ كَافِرًا فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ الْمُشَمِّتُ: يَهْدِيكَ اللّٰهُ. وَإِذَا تَكَرَّرَ الْعُطَاسُ قَالُوا: يُشَمِّتُهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَسْكُتُ، قَالَ قَاضِي خَانْ: فَإِنْ عَطَسَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ يَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالَى فِي كُلِّ مَرَّةٍ، وَمَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ يُشَمِّتُهُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ فَحَسَنٌ أَيْضًا اهـ. وَيَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ الْعَاطِسُ لِلْمُشَمِّتِ: غَفَرَ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ، أَوْ يَقُولُ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ، وَلَا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ. وَيَنْبَغِي لِلْعَاطِسِ أَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّحْمِيدِ حَتَّى يُسْمِعَ مَنْ عِنْدَهُ فَيُشَمِّتَهُ، وَلَوْ شَمَّتَهُ بَعْضُ الْحَاضِرِينَ أَجْزَأَ عَنْهُمْ، وَالْأَفْضَلُ أَنْ يَقُولَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ؛ لِظَاهِرِ الْحَدِيثِ، وَقِيلَ: إِذَا عَطَسَ رَجُلٌ وَلَمْ يُسْمَعْ مِنْهُ تَحْمِيدٌ يَقُولُ مَنْ حَضَرَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتَ حَمِدْتَ اللّٰهَ، وَإِذَا عَطَسَ مِنْ وَرَاءِ الْجِدَارِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ التَّشْمِيتُ اهـ.

(كتاب الحظر والإباحة: فصل في البيع)

- العرف الشذي شرح سنن الترمذي:

وأما السلام في الخطبة فلا ينبغي، ولو سلم فلا يرده، وكذلك تشميت العاطس منهي عنه في الخطبة. (باب ما جاء في كراهية الكلام والإمام يخطب)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت آدم علیہ السلام کی چھینک کا جواب:

یہ بات متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے مبارک جسم کی تخلیق کے بعد اس میں مبارک روح داخل کر دی گئی تو انھیں چھینک آئی تو انھوں نے الحمد للہ کہا، (بعض روایات کے مطابق ان کے دل میں یہ بات الہام کی گئی کہ الحمد للہ کہیے)، اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ’’يَرْحَمُكَ اللهُ‘‘ کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔

ذیل میں اس حوالے سے روایات ملاحظہ فرمائیں۔

- صحيح ابن حبان:

٦١٦٥- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا نَفَخَ فِي آدَمَ فَبَلَغَ الرُّوحُ رَأْسَهُ عَطَسَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ لَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَرْحَمُكَ اللهُ».

اس روایت میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے مبارک جسم میں روح مبارک داخل کر دی گئی اور وہ ان کے سر مبارک تک پہنچی تو انھیں چھینک آئی تو انھوں نے ’’الحمد للہ رب العالمین‘‘ کہا۔

- المستدرك على الصحيحين:

٢١٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، بِمِصْرَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِي: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلهِ، فَحَمِدَ اللهَ بِإِذْنِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: رَحِمَكَ اللهُ رَبُّكَ يَا آدَمُ...» الحديث

هذا حديث صحيح على شرط.

تعليق الذهبي في «التلخيص»: على شرط مسلم.

اس حدیث کی رو سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے الحمد للہ کے جواب میں یہ فرمایا: ’’رَحِمَكَ

اللّٰہُ رَبُّکَ یَآدَمُ“ اے آدم! آپ کا رب آپ پر رحم فرمائے۔

مذکورہ مضمون متعدد صحیح اور معتبر احادیث سے الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ ثابت ہے۔ مذکورہ احادیث سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ:

1۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بھی چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہا، گویا کہ یہ سنت حضرت آدم علیہ السلام ہی کے دور سے چلی آرہی ہے۔

2۔ حضرت آدم علیہ السلام کے چھینکنے کے بعد ”الحمد للہ“ کہنے کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ”یَرْحَمُکَ اللّٰہُ“ ارشاد فرمایا، گویا کہ چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنے کا جواب بھی حضرت آدم علیہ السلام ہی کے زمانے سے چلا آرہا ہے جس کا اہتمام اللہ تعالیٰ نے خود بھی فرمایا۔

3۔ حضرت آدم علیہ السلام کے چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب دینے سے چھینک آنے کے بعد کے مذکورہ اذکار اور دعاؤں کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے، جو کہ ہر مسلمان کو یہ ترغیب دیتی بلکہ تاکید کرتی ہے کہ وہ بھی ان کا اہتمام کرے۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی